ادبیات

غزل

از

(جناب الم مظفرنگری)

نہیں انساں کو لازم بے نیازِ آرزو رہنا
کمالِ زندگانی ہے خرابِ جستجو رہنا

بہاروں میں جنوں کی شورشیں جب حد سے بڑھتی ہیں
تو فرضِ جیب ہو جاتا ہے پابندِ رفو رہنا

حقیقت میں یہ اک آئینِ تطہیرِ گلستاں ہے
بوقتِ صبح شبنم سے گلوں کا باوضو رہنا

نہیں وہ عارفِ تنظیمِ ہستی بزمِ ہستی میں
یہاں جو چاہتا ہے ہر گھڑی بیگانہ خو رہنا

چمن میں گرمیٔ محفل کو رکھنے کے لئے قائم
سکھاتی ہے صبا غنچوں کو گرمِ گفتگو رہنا

وہ ہر پردے میں چھپ کر دے رہے ہیں دعوتِ جلوہ
نگاہوں کو ہے مشکل بے نیازِ رنگ و بو رہنا

مجھے اکثر گماں ہوتا ہے یہ شاید مرے دل نے
محبت ہی سے سیکھا ہے حریفِ آرزو رہنا

جو اہلِ ظرف ہیں جب تک نہ آجائیں مناسب ہے
شرابِ ناب کا در پردۂ جام و سبو رہنا

تر و تازہ فضائے بزمِ ہستی ان کے دم سے ہے
خوش آتا ہے جنہیں ہر دم پریشاں مثلِ بو رہنا

حبابوں کے ابھر کر ٹوٹ جانے سے یہ ثابت ہے
نہیں ممکن سرِ موجِ روانِ آبِ جو رہنا

بہر لحظہ حیاتِ شوقِ تازہ بڑھتی رہتی ہے
بہت اچھا ہے ناکامِ پیامِ آرزو رہنا

سکھا رکھا ہے پیرِ میکدہ نے اپنے مستوں کو
بوقتِ بے خودی بھی رازدارِ ہاؤ ہو رہنا

الم تو کیف و مستی گرمیٔ خونِ جگر سے لے
تجھے لازم نہیں سرگشتۂ جام و سبو رہنا